غوث اعظم لقب کس کا؟؟؟

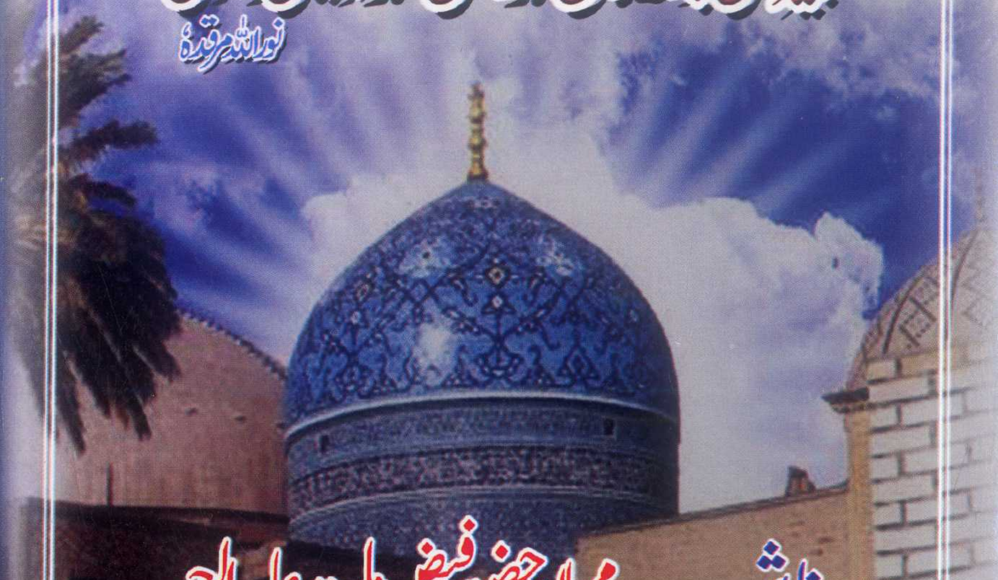
غوث اعظم صرف جیلانی کا لقب

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملت، خلیفہ مفتی اعظم ہند، شیخ التفسیر والحدیث، محدثِ وقت

پیر مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی

نور اللہ مرقدہٗ



ناشر محبان حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نامِ کتاب : غوثِ اعظم لقب کس کا؟ غوث اعظم صرف جیلانی کا لقب

نظرِ ثانی : حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

سنِ اشاعت: جمادی الاوّل ۱۴۳۷ھ بمطابق فروری 2016ء

تعداد: ایک ہزار

اشاعت: 04

قیمت:

ناشر: محبانِ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

رابطہ: 0300-6825931

0300-2624660

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تا کہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

امابعد! فقیر اُویسی غفرلہ کی نظر سے ایک رسالہ گزرا جس کا نام تھا ''غوث اعظم''، فقیر نے عقیدت سے اس کا مطالعہ کیا تو اس میں وہی پرانا راگ الاپا گیا کہ غوثِ اعظم صرف خدا ہے اور بس، کسی دوسرے کو غوثِ اعظم ماننا شرک ہے۔

فقیر نے قلم ہاتھ میں لے کر رسالہ تیار کر کے نام رکھا

''غوث اعظم صرف جیلانی کا لقب''

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَآءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْن

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مقدمہ

۞ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کا فریاد رس ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ بھی مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ حضرتِ انسان کو بنا کر اپنی صفات کے کمالات کا مظہر بنایا۔ ان میں خصوصیت سے انبیاء واولیاء کو منتخب فرمایا اس کا انکار سب سے پہلے ابلیس نے کیا اور اس نے یہ بھی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ اپنے چیلے انہی انسانوں میں تیار کرے گا اور اس نے دعویٰ سچ کر دکھلایا۔

۞ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات قیاس سے بتانا گمراہی ہے اس کے اسماءِ صفاتی میں ''غوثِ اعظم'' کوئی نام نہیں۔ اگر چہ وہی سب کا فریاد رس ہے اور انبیاء واُولیاء اس کی عطاء ودَہِش سے اس صفت سے موصوف ہیں۔

۞ شرعی احکام کا دارومدار عرف پر ہے۔ صدیوں سے یہ لقب حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے مشہور ہے یہی عرف ہے۔ شریعت کی کتابوں میں کہیں اللہ تعالیٰ کے لئے یہ نام نہیں دیکھا گیا ہے فلہذا اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام استعمال کرنا بدعت بلکہ اِلحاد (لامذہبیت) ہے۔ ناظرین یقین فرمائیں کہ فرقہ وہابی، نجدی ودیوبندی نے ایک نئی بدعت وشرارت کا آغاز کیا ہے جس کے تحت محبوبانِ خدا کی عداوت کے سبب محبوبِ سبحانی غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ سے آپ کے مسلمہ ومتفقہ لقب وخطاب کو آپ سے چھیننے اور آپ کو مجبور وبے اختیار ثابت کرنے کی مہم شروع کی ہے اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ غوثِ اعظم آپ رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہے لہذا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بجائے غوثِ اعظم جل جلالہٗ کہنا چاہیے کیونکہ محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کہنا شرک کا

موجب ہے والعیاذ باللہ۔

حالانکہ غوثِ اعظم بالاتفاق شاہِ بغداد رضی اللہ عنہ کا خطاب ہے اور آج تک کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کیا نہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں غوثِ اعظم مذکور ہے اور نہ ہی کتاب وسنت میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا استعمال آیا ہے۔ درحقیقت بدعت فروشوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا استعمال کر کے اور غوثِ اعظم جل جلالہٗ لکھ کر ایک نئی بدعت کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ از خود اللہ تعالیٰ کے لئے نئے نئے نام گھڑنا شرعاً ناروا ہے۔

۞ اس بدعت کا ارتکاب جس نے کیا اس کا تعارف حاضر ہے لیکن اس جرم میں تمام وہابی، دیوبندی شریک ہیں۔ غوثِ اعظم جل جلالہٗ کتابچہ کا مؤلف حافظ محمد ظہور الحق دیوبندی جھنڈیالی علاقہ پنڈی گھیپ کا ہے اور مولوی غلام خان راولپنڈی کے رسالہ تعلیم القرآن میں بھی اس کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ اس کتابچہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ غوثِ اعظم اور اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ کا استعمال حضرت موصوف (شیخ عبد القادر جیلانی) رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر مختص ہو گیا ہے کہ جب بھی غوثِ اعظم، غوث پاک جیسے کلمات سنے یا دیکھے جائیں ذہن فوراً حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

لیکن یہ تسلیم کر لینے کے باوجود اس کا مؤلف لکھتا ہے

مسلمان سمجھتا نہیں ہے کسی کو
کبھی بھی خدا کے سوا غوث اعظم

گویا جو مسلمان ہے وہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم نہیں سمجھتا اور جو آپ رضی اللہ عنہ کو غوثِ

اعظم سمجھتا ہے وہ معاذ اللہ مسلمان نہیں ہے۔

وَلاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [1]

حالانکہ سب علماء وسلف وخلف حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم، غوثِ الثقلین کہتے لکھتے آئے ہیں اور کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کو غوثِ اعظم نہیں لکھا۔

باب نمبر 1

۞ علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ شارح ''مشکوٰۃ شریف'' نے فرمایا

''قطب الاقطاب فردالاحباب الغوث الاعظم شیخ شیوخ العالم غوث الثقلین'' [2]

۞ امامِ ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

''تمام اقطاب ونجباء کو فیوض و برکات کا پہنچنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز شیخ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں۔ مجدد الف ثانی بھی آپ رضی اللہ عنہ کا نائب اور قائم مقام ہے جیسے کہتے ہیں

نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُوْرِ الشَّمْسِ فَلا مَحْذُوْرُ'' [3]

چاند کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے تو اب کوئی استحالہ نہ رہا۔

---

[1] اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت کسی میں نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔

[2] اخبار الاخیار فی اسرار الابرار، صفحہ ۹، در مطبع مجتبائی دہلی

[3] مکتوبات امام ربانی، مکتوب ۱۲۳، جلد سیوم، صفحہ ۳۱۴، در مطبع ایجوکیشنل مالکان سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

۞ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

''حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے (مثل قصیدہ غوثیہ) تفاخر و کلمات کبریائیہ کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور تسخیر جہاں آپ رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئی ہے۔[۴]

آپ رضی اللہ عنہ اپنی قبر میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں[۵]

جمعرات کو غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ دے۔[۶]

۞ ملا علی قاری رضی اللہ عنہ شارح مشکوٰۃ شریف نے فرمایا

''آپ رضی اللہ عنہ قطب الاقطاب وغوث الاعظم ہیں''[۷]

علامہ نورالدین علی بن یوسف نے کتاب ''بهجة الاسرار'' اور علامہ محمد بن یحیٰی نے کتاب ''قلائد الجواهر'' میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب ''زبدة الآثار (تلخيص بهجة الاسرار)'' میں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شانِ غوثیت کو خوب خوب بیان فرمایا ہے۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مشہور کلام میں بارگاہِ غوثیت میں بزبان پنجابی اس طرح استغاثہ کیا ہے کہ

---

[۴] ہمعات، ہمعہ ۱۶، صفحہ ۴۳، بیت الحکمۃ لاہور

[۵] ہمعات، ہمعہ ۱۱، صفحہ ۲۹، بیت الحکمۃ لاہور

[۶] انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، صفحہ ۳۵، در مطبع احمدی متعلق مدرسہ عزیزی دہلی

[۷] نزھۃ الخاطر الفاتر، الصفحۃ ۹، مؤسسۃ الشرف، بلاھور باکستان

طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہووَن ماندے ہُو

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سُنیں کن دَھر کے ہُو [8]

غور فرمائیں کہ کیسے جلیل القدر بزرگانِ دین ومحدثین واُولیاء کرام نے غوثِ اعظم اور غوث الثقلین کے القاب سے محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا ہے جب کہ بطورِ مثال یہ صرف چند حوالہ جات ہیں اور باقی تمام بزرگانِ دین وعلماءِ اُمت جنہوں نے غوث الاعظم کے نام مبارک کی تصریح کی ہے وہ تو بے شمار ہیں۔اب جولوگ ان بزرگانِ دین کے اتنے بڑے لشکر کے برعکس غوث الاعظم کا انکار کریں اور اسے شرک قرار دیں، کنوئیں کے مینڈک سے زیادہ ان کی کیا حیثیت ہے؟

خانہ تلاشی

دیوبندی وہابی مکتبۂ فکر کی خانہ تلاشی کے بعد خود ان کی کتب اور ان کے اکابر کے حوالوں سے بھی غوثِ اعظم، محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔غوثِ اعظم کو شرک قرار دے کر غوثِ اعظم جل جلالہٗ نہیں لکھا گیا۔دور مت جائیں خود دیوبندی و اہل حدیث حضرات کے پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی صاحبِ تقویۃ الایمان لکھتے ہیں

"روحِ مقدس جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وجنابِ حضرت خواجہ بہاءالدین متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ" [9]

یعنی جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ (جن وانس کے فریادرس) اور حضرت خواجہ بہاؤ

---

[8] سیّدنا غوث الاعظم کے طالب (مرید) کبھی بھی پریشان نہیں ہوتے۔
یا پیرانِ پیر سیّدنا غوث الاعظم! میری عرض اور التجا ذرا غور سے سنیئے

[9] صراطِ مستقیم، باب چہارم در بیان طریق سلوک، صفحہ ۱۶۶، المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

الدین کی روح مقدس میرے پیر کے حال پر متوجہ ہوئی۔

اکابر دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں

''ایک دن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سات اُولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نگاہِ بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔[۱۰]

مولوی خلیل احمد دیوبندی اور رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ

''حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور خواجہ بہاؤالدین رضی اللہ عنہ کو چونکہ معلوم ہوا تھا کہ سیّد احمد صاحب کی شان بزرگ ہے۔''[۱۱]

مولوی غلام خاں پنڈوی کے استاذ مولوی حسین علی واں بھچروی کی کتاب ''بلغۃ الحیر ان''، صفحہ ۴ میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم لکھا گیا ہے۔[۱۲]

دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری کا بیان ہے کہ

''ہم میں سے ہر شخص جمعرات کو ذکرِ جہر سے پہلے گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح کو اس کا ثواب پہنچاتا ہے یہ ہماری گیارہویں ہے۔''

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۱۷ فروری، ۹ جون ۱۹۶۱)

---

[۱۰] شمائم امدادیہ ترجمہ اردو نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ، صفحہ ۸۰، در مطبع قومی پریس لکھنؤ

[۱۱] براہین قاطعہ، صفحہ ۱۹، مطبع بلالی ساڈھور

[۱۲] بلغۃ الحیر ان فی ربط آیات الفرقان، صفحہ ۴، واں بھچراں ضلع میانوالی

ملاحظہ فرمائیے مذکورہ حوالہ جات میں آپ رضی اللہ عنہ کو کس طرح متفقہ طور پر غوث الثقلین و غوث الاعظم تسلیم کیا گیا ہے بلکہ دیوبندی وہابی مکتبۂ فکر کے اکابرین کی تصریح کے مطابق غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جہاز غرق ہونے سے بچالیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو صدیوں بعد سیّد احمد بریلوی اور اس کے مریدین کے احوال بھی معلوم ہو گئے اور روحانی توجہ بھی فرمائی مولوی احمد علی کے بقول ذکرِ جہر و ماہانہ گیارہویں کی بجائے ہفت روزہ گیارہویں کا جواز و ثبوت بھی ہو گیا

"وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ"

اور فضل وہی ہے جس کی شہادت دُشمن دیں۔

بہر حال چونکہ آپ رضی اللہ عنہ غوث الاعظم و غوث الثقلین ہیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو پیر و دستگیر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جنوں انسانوں میں سے جو فریاد کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ کی پناہ چاہتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ اس کی فریاد رسی و دستگیری فرماتے ہیں۔

دعوت ﴿ دیوبندی مذہب کا ترجمان ہفت روزہ ''دعوت'' لاہور ایک معترض کے جواب میں لکھتا ہے کہ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے لفظ غوث کا استعمال حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے مواعظ میں بھی عام ہے اگر آپ کو ان اکابر دیوبند پر اعتماد نہیں تو کم از کم اُوپر کے فقہاءِ احناف کے بارے میں تو آپ ابھی تک اتنے بدگمان نہیں ہوں گے۔ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ الباری جو فقہاءِ حنفیہ میں نہایت ممتاز بزرگ گزرے ہیں اپنی کتاب ''نزهة الخاطر الفاتر'' مطبوعہ مصر کے صفحہ ۵ پر سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق رقمطراز ہیں

"اَلْقُطْبُ الرَّبَّانِیُ وَالْغَوْثُ الْاَعْظَمِ الصَّمْدَانِیُ سُلْطَانُ الْاَوْلِیَاءِ وَالْعَارِفِیْنَ"[۱۳]

کیا حدیث وفقہ اور علم کلام کے یہ بلند پایہ امام اسلام کے توحید جیسے بنیادی اور نازک مسئلہ میں بھی ابھی تک بے خبر ہیں۔ معاذ اللہ

اگر ان ائمہ اعلام اور فقہائے کرام پر اعتماد اُٹھ جائے تو باقی ہمارے پلّے میں رہتا ہی کیا ہے؟ حضرت شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی کتاب "البنیان المشید" کا اُردو ترجمہ جو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی نگرانی میں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے کیا تھا، اس میں کئی مقام پر لفظ "غوث" کا استعمال ملتا ہے۔

(اخبار "دعوت" لاہور، صفحہ ۲، ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء)

ہمارا سوال ان حوالہ جات کے بعد انہی منکرین سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ

☆ دیوبندی و اہل حدیث حضرات کے مذکورہ پیشوا اور دیگر اکابر علماءِ اُمت جنہوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم (سب سے بڑا فریاد رس) اور جن و انس کا فریاد رس (غوث الثقلین) سمجھا لکھا اور کہا جاتا ہے، کیا وہ مشرک تھے یا مسلمان؟

مسلمان سمجھتا نہیں ہے کسی کو
کبھی بھی خدا کے سوا غوث اعظم

☆ کیا ان حضرات کو علم نہیں تھا کہ خدا کے سوا کسی کو غوثِ اعظم نہیں سمجھنا چاہیے اور

---

۱۳ نزهة الخاطر الفاتر، الصفحة ۹، مؤسسة الشرف بلاهور

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کہنا اسلام کے خلاف ہے کیا ان کا علم و تحقیق غلط تھی یا مؤلف کتابچہ کی پارٹی ان سے زیادہ تحقیق و علم کی حامل ہے؟

☆ کیا اکابر علماءِ اہل حدیث و دیوبند میں سے پہلے کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے غوثِ اعظم جل جلالہ' کا لفظ استعمال کیا ہے اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کہنے کو منع کیا ہے؟ کیا یہ نئی بدعت صرف موجودہ دیوبندیہ، وہابیہ ہی کی پارٹی کے حصے میں آئی ہے جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے غوثِ اعظم جل جلالہ' کی موجودہ دیوبندی پارٹی کے اکابر نے صرف شاہ جیلانی ہی کو غوثِ اعظم و غوث الثقلین نہیں کہا بلکہ اس سے تجاوز کر کے اپنے مولویوں کے حق میں بھی اسے استعمال کیا ہے۔

☆ چنانچہ دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود حسن، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حق میں لکھتے ہیں

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری
رشید ملّت و دیں غوثِ اعظم قطبِ ربانی [۱۴]

☆ مولوی عاشق الٰہی دیوبندی نے لکھا ہے

قطب العالم قدوۃ العلماء غوثِ اعظم مولوی رشید احمد محدث گنگوہی۔ [۱۵]

☆ مولوی غلام خاں صاحب کے استاد شیخ مولوی حسین علی کی مشہور کتاب "بلغة الحیران" کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے

---

[۱۴] مرثیہ، صفحہ ۴، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

[۱۵] تذکرۃ الرشید، جلد اوّل، صفحہ ۲، بلالی سٹیم ساڈھورہ

قطب الواصلین غوث الکاملین حضرت حاجی دوست محمد صاحب[16]

☆ بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں

بآن	شاہ	شہیدان	حاج حرمین
شہ	عبدالرحیم	غوثِ	دارین[17]

اسی قصائد قاسمی میں سلطان عبدالحمید کی جناب میں مولوی ذوالفقار علی زبانی مذکور ہے

اذا انت عون الحق غوث

الخلق والرکن الشدید[18]

درسِ عبرت ☜ ان حوالہ جات کو دیکھیں اور غور فرمائیں کہ جو لوگ آج حضرت غوثِ اعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کہنا شرک وخلافِ اسلام قرار دے رہے ہیں، ان کے یہ اکابر جس قدر واضح الفاظ میں اپنے امراء وعلماء ومشائخ کو غوثِ اعظم، غوثِ کاملین، غوث دارین وغوث الخلق لکھ رہے ہیں لیکن یہ نام نہاد موحدین اپنے اکابر کو تو کچھ نہیں کہتے مگر شہنشاہِ بغداد کو غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کہنے پر انہیں شرک کا دورہ پڑ جاتا ہے۔

غوث کا شرعی معنی

یہ لوگ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو غوث الثقلین وغوثِ اعظم ماننے سے انکاری ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اور دیگر مقبولانِ بارگاہ کو کُن فیکون کی شان بھی عطا فرمائی ہے۔

---

[16] بلغۃ الحیر ان فی ربط آیات الفرقان، صفحہ ۴، وان بھچر اں ضلع میانوالی

[17] قصائد قاسمی، صفحہ ۲۰، مطبع مجتبائی دہلی طبع گردید

[18] قصائد قاسمی، صفحہ ۱۹، مطبع مجتبائی دہلی طبع گردید

چنانچہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فتوح الغیب شریف میں خود نقل فرمایا جس کا ترجمہ کتب خانہ وہابیہ سعودیہ حدیث منزل کراچی نے بدیں الفاظ شائع کیا ہے

"اللہ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں جس چیز کو کہتا ہوں کُن (پیدا ہو) فیکون (پس وہ ہو جاتی ہے) تو میری فرمانبرداری کر میں تجھے بھی ایسا کروں گا کہ تو کسی چیز کو کُن کہے گا فیکون پس وہ ہو جائے گی اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت پیغمبروں، دوستوں اور بنی آدم کے خاصوں کو۔"

(ترجمہ فتوح الغیب، مطبوعہ حدیث منزل، کراچی)

فائدہ﴾ خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے غوث کا معنی و مطلب واضح فرمایا کہ غوث وہ ہوتا ہے جس کی تدبیر تقدیر بن جائے۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی کس طرح تدبیر تقدیر بنتی ہے۔ چند واقعات و دلائل ہم آگے چل کر عرض کریں گے یہاں لغوی و شرعی معنی کی مناسبت عرض کردوں۔

غوث کا معنی

- لغت کی کتابوں میں غوث کا معنی ہوتا ہے "فریادرس اور مددگار"

قرآن مجید﴾ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ۔[19]

---

[19] القصص: ۱۵/۲۸

ترجمہ: پھر فریاد کی اس سے اس نے جو تھا اس کے رفیقوں میں۔

(ترجمہ: مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ: اس نے موسیٰ سے اس کے دشمنوں کے برخلاف مدد چاہی۔

(ترجمہ: مولوی ثناء اللہ غیر مقلد وہابی)

اہلِ لغت نے بھی اس کے یہی معانی لکھے ہیں۔

فائدہ﴾ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ آپ رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین تو کجا صرف غوث کہنا و لکھنا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ برملا کہتے ہیں کہ غوث، داتا، مولیٰ اور سیّد تو صرف اللہ ہی ہے مگر اللہ رب العلمین نے قرآن مجید میں یہ تمام القاب اپنے محبوبوں کو عطا فرما کر جاہلوں کا ناطقہ بند کردیا ہے۔ چنانچہ ہماری پیش کردہ مذکورہ آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کیا گیا لہٰذا آپ نبی و رسول ہوتے ہوئے غوث بھی تھے کیونکہ قاعدہ ہے ادنیٰ درجہ اعلیٰ درجہ میں لازماً ہوتا ہے۔

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ج [20]

ترجمہ: یعنی جو کچھ تمہیں رسول دے وہ لے لو۔

فائدہ﴾ اس آیت سے ثابت ہوا کہ امام الانبیاء والمرسلین دینے والے یعنی داتا بھی ہیں۔

جبرئیل علیہ السلام اور اُولیاء اللہ کو مولیٰ کے لقب سے نوازا گیا ہے۔

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ج [21]

---

[20] الحشر: ۵۹/۷

[21] التحریم: ۶۶/۴

ترجمہ: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سیّد ہونے سے سرفراز کیا گیا

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ [۲۲]

ترجمہ: سرداراور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

فائدہ﴾ قرآن مجید سے ثابت ہو گیا کہ غوث، داتا، مولیٰ اور سیّد کا اعزاز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو بخشا ہے لہٰذا اب ان القاب کو بزرگوں کے لئے استعمال کرنے میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہ رہی۔ ان واضح آیات کے باوجود منکرین کے انکار و اعراض پر ہمیں سخت تعجب ہوتا ہے حالانکہ اِنہی کے اکابر نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین کہنے اور لکھنے میں ہمارے ساتھ مکمل اتفاق کیا ہے۔ چند حوالے مزید ملاحظہ ہوں

علماءِ دیوبند وہابیہ کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ نے لکھا ہے

''حضرت غوث الثقلین'' (کلیات صفحہ ۷۵) [۲۳]

شمائم امدادیہ صفحہ ۴۰ ''غوث الاعظم'' [۲۴]

''ارباب معارف سے غوث ہے یہ مرتبہ عظیم رکھتا ہے اور سیّد کریم ہوتا ہے آدمی حالت اضطرار میں اسی کے محتاج ہوتے ہیں

---

[۲۲] آل عمران: ۳۹/۳

[۲۳] کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلوں کی کیفیت، صفحہ ۷۵، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

[۲۴] شمائم امدادیہ ترجمہ اردو نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ، نفحہ پنجم، صفحہ ۴۰ و ۴۱، در مطبع قومی پریس لکھنؤ

اور اظہارِ علوم مہمہ اور اسرار مکنونہ اس سے چاہتے ہیں اور طلب دعا اس سے کرتے ہیں اور وہ مستجاب الدعوات ہے'' ۲۵

کلیات امدادیہ تھانوی صاحب نے لکھا ہے ''حضرت غوث الاعظم'' ۲۶

امداد المشتاق صفحہ ۱۹۴ ''غوث الکاملین غیاث الطالبین'' ۲۷

امداد المشتاق صفحہ ۱۹۹ ''غوثِ اعظم'' ۲۸

افاضات الیومیہ جلد اوّل ''غوثِ پاک، غوثِ اعظم وغوث الثقلین'' ۲۹

فتاوی رشیدیہ، رشید احمد گنگوہی دیوبندی ''غوث الثقلین، غوث اعظم'' ۳۰

مرثیہ صفحہ ۴ میں ''گنگوہی صاحب کو غوثِ اعظم کہتے ہیں'' ۳۱

تذکرۃ الرشید جلد ا صفحہ ۲ ''غوث الاعظم'' ۳۲

---

۲۵ شمائم امدادیہ ترجمہ اردو نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ، نفحہ پنجم، صفحہ ۴۰ و ۴۱، در مطبع قومی پریس لکھنؤ

۲۶ کلیاتِ امدادیہ، فیصلہ ہفت مسئلہ، دوسرا مسئلہ فاتحہ مروّجہ کا، ۸، دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

۲۷ امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، شہادت مبصرین بر کمال، صفحہ ۱۹۴، مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی محلّہ خانقاہ دیوبند

۲۸ امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، مقالات شریفہ حصہ دوم، صفحہ ۷۷، مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی محلّہ خانقاہ دیوبند

۲۹ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، ملفوظ ۴۹، صفحہ ۴۰، حصہ اول، مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، ملفوظ ۱۳۹، صفحہ ۱۰۹، حصہ اول، مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، ملفوظ ۲۶۹، صفحہ ۱۸۳، حصہ اول، مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، ملفوظ ۳۶۶، صفحہ ۲۲۴، حصہ اول، مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، ملفوظ ۴۰۹، صفحہ ۲۵۲، حصہ اول، مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

۳۰ فتاوئ رشیدیہ مبوب، حصہ سوم، کتاب الایمان والکفر، صفحہ ۱۴، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

فتاوئ رشیدیہ مبوب، حصہ سوم، صفحہ ۱۵، کتاب الایمان والکفر، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

۳۱ مرثیہ، صفحہ ۴، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

۳۲ تذکرۃ الرشید، جلد اوّل، صفحہ ۲، بلالی سٹیم ساڈھورہ

مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کی مکمل کتاب بنام ''غوث الاعظم'' اور اس میں بار بار غوثِ اعظم کا لقب آپ رضی اللہ عنہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

صراط مستقیم رئیس الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی ''حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ'' ۳۳

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد۳ ''غوث الاعظم'' ۳۴

فتاویٰ نذیریہ جلد ا صفحہ ۱۱۳، نذیر احمد دہلوی غیر مقلد وہابی ''غوث الاعظم'' ۳۵

فائدہ﴾ ان حوالوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ اہلسنّت کی طرح دیگر فرقوں کے اکابر و اصاغر بھی لقب غوثِ اعظم اور غوث الثقلین غیر خدا کے لئے استعمال کرتے چلے آئے ہیں بالخصوص یہ لقب حضرت پیرانِ پیر دستگیر ابو محمد سیّدنا الشیخ السیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کے لئے درجہ شہرت حاصل کر چکا ہے۔ گویا جب بھی یہ لقب سامنے آتا ہے تو فوراً آپ رضی اللہ عنہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے۔ اگر اس لقب کا استعمال اتنا وسعت نہ رکھتا تو ہمارے مخالفین کے اکابر غیر خدا کے لئے کبھی بھی اس کا ارتکاب نہ کرتے۔

غوثِ اعظم کا لقب

دینوی رواج ہے کہ کسی شخصیت کا لقب کوئی اعلیٰ شخصیت منتخب کرتی ہے تو وہ لقب خاص اُسی شخصیت پر مستعمل ہوتا ہے اگرچہ دوسرے لوگ اُس کے لائق ہیں لیکن ان پر وہ

۳۳ صراطِ مستقیم، باب چہارم در بیان طریق سلوک راہ نبوت، صفحہ ۱۴۷، المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

۳۴ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، جلد سوم، صفحہ ۲۰۴، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

۳۵ فتاویٰ نذیریہ، کتاب الایمان والعقائد، جلد اول، صفحہ ۱۱۳، ناشر اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

لقب استعمال کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

یہ لقب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک الہام بیان فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو خلوتِ خاص میں ارشادات سے نوازا۔ وہ الہام رسالہ ''الغوثیہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ فقیر ۱۴۱۸ھ میں بغداد شریف بار دوم حاضر ہوا تو باب الشیخ کے سامنے ایک کتب فروش سے ایک کتاب خریدی بنام

''اَلْفُیُوضَاتِ الرَّبَّانِیَۃِ سَیِّدِنَا الْقُطْبِ الْکَبِیْرِبَازُ اللّٰہِ الْأَشْہَبُ مَوْلَانَا عَبْدُالْقَادِرِ الْکِیْلَانِیُ''

ترجمہ و ترتیب

اَلسَیِّدِ الشَّیْخِ نُوْرِ الدِّیْنِ .اَبَا فَھَدِ بَاسِمِ بْنُ عَلِيِ بْنِ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ السُّلْطَانِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَنَامِ مُحِيِ الدِّیْنِ آلِ الْمُدَرِّسِ الْحُسَیْنِیُ رَئِیْسِ الطَرِیْقَۃِ الْقَادِرِیَّۃِ

اس کے صفحہ ۴ سے صفحہ ۱۳ تک یہ رسالہ پھیلا ہوا ہے اس کے اول میں یہ عبارت مرقوم ہے

ھَذِہِ الْغَوْثِیَۃَ وَھِیَ بِطَرِیْقِ الْاِلْھَامِ الْقَلْبِیُ وَالْکَشْفِ الْمَعْنَوِی ۳۶ـ

وہ رسالہ غوثیہ (عربی زبان) میں یوں ہے

۳۶ـ یہ غوثیت ہے اور یہ دل پر الہام و القاء اور معنوی مکاشفہ کے راستے حاصل ہوتی ہے۔

رسالہ غوثیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کَاشِفِ الۡغُمَّۃِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ خَیۡرِ الۡبَرِ یَّۃِ اَمَّابَعۡدُ قَالَ الۡغَوۡثُ الۡاَعۡظَمُ الۡمُسۡتَوۡحِشُ عَنۡ غَیۡرِ اللّٰہِ الۡمُسۡتَانِسُ بِاللّٰہِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا غَوۡثَ الۡاَعۡظَمُ قُلۡتُ لَبَّیۡکَ یَا رَبَّ الۡغَوۡثِ قَالَ کُلُّ طُوۡرٍ بَیۡنَ النَّاسُوۡتِ وَالۡمَلَکُوۡتِ فَھِیَ شَرِیۡعَۃٌ وَکُلُّ طَوۡرٍ بَیۡنَ الۡمَلَکُوۡتِ وَالۡجَبَرُوۡتِ فَھِیَ طَرِیۡقَۃٌ وَکُلُّ طَوۡرٍ بَیۡنَ الۡجَبَرُوۡتِ وَاللَّاھُوۡتِ فَھِیَ حَقِیۡقَۃٌ یَا غَوۡثُ الۡاَعۡظَمُ مَاظَھَرۡتُ فِیۡ شَیۡءٍ کَظُھُوۡرِیۡ فِی الۡاِنۡسَانِ ثُمَّ سَاَلۡتُ یَا رَبِّیۡ ھَلۡ لَکَ مَکَانٌ قَالَ یَاغَوۡثُ الۡاَعۡظَمُ اَنَ مُکَوِّنُ الۡمَکَانِ وَلَیۡسَ لِیۡ مَکَانٌ وَسِرِّیۡ اَلۡاِنۡسَانُ ثُمَّ سَاَلۡتُ یَارَبِّ ھَلۡ لَکَ اَکۡلٌ وَشُرۡبٌ قَالَ اَکۡلُ الۡفَقِیۡرِ وَ شَرۡبُہٗ اَکۡلِیۡ وَشُرۡبِیۡ ثُمَّ سَاَلۡتُ

ترجمہ: تمام تعریف اللہ عزوجل کے لئے جوحزن وملال کودور کرنے والا ہےاوردرودوسلام ہوں اس کے خلق میں سب سے افضل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔امابعد ''غیر اللہ سے وحشت اللہ سے انس''

سیّدی غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اشارۃً فرمایا گیا میں نے عرض کی لبیک یارب الغوث! فرمایا عالمِ ناسوت اور ملکوت کے درمیان جومنازل ہیں وہ شریعت ہیں اور عالمِ ملکوت اور جبروت کے درمیان جومنازل ہیں وہ طریقت ہیں اور یوں ہی عالمِ جبروت اور لاہوت کے درمیان مقاماتِ حقیقت ہیں۔اے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کسی شے میں ایسا ظاہر نہیں ہوا جیسا انسان میں، پھر میں نے سوال کیا اے پروردگار کیا تیرا کوئی مکان ہے؟ فرمایا اے غوثِ اعظم میں مکانوں کا پیدا کرنے والا ہوں اور انسانوں کے سوا میرا مکان نہیں ہے۔انسان میرا پوشیدہ اور چھپا ہوا بھید ہے اور اس طرح میں انسان کا بھید ہوں۔پھر میں نے پوچھا اے رب کیا تیرے لئے کھانا پینا ہے؟ فرمایا فقیر کا کھانا میرا کھانا اور اس کا پینا میرا پینا ہے۔پھر میں نے سوال کیا

يَا رَبِّ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ الْمَلَائِكَةَ قَالَ خَلَقْتُ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُوْرِ الْإِنْسَانِ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ نُوْرِيْ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ جَعَلْتُ الْإِنْسَانَ مَطِيَّتِيْ وَجَعَلْتُ سَآئِرَ الْاَكْوَانَ مَطِيَّنَهٗ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ نِعْمَ الطَّالِبُ اَنَا يُحِبُّهُمْ وَنِعْمَ الْمَطْلُوْبُ الْإِنْسَانُ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ الْإِنْسَانُ وَنِعْمَ الْمَرْكُوْبُ لَهٗ سَائِرُ الْاَكْوَانِ قَالَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ الْإِنْسَانُ سِرِّيْ وَ اَنَا سِرُّهٗ لَوْ عَرَفَ الْإِنْسَانُ مَنْزِلَتَهٗ عِنْدِيْ لَقَالَ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ مِّنَ الْاَنْفَاسِ اَنَا الْمَلِكُ لَا مُلْكَ الْيَوْمَ اِلَّالِيْ قَالَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مَا اَكَلَ الْإِنْسَانُ طَعَامًا وَمَا شَرِبَ شَرَابًا وَمَاقَامَ وَمَا قَعَدَوَمَانَطَقَ وَمَا صَمَتَ وَمَا فَعَلَ فِعْلًا وَمَاتَوَجَّهَ لِشَيْءٍ وَمَا غَابَ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنَا فِيْهِ مُسَكِّنُهٗ وَمُحَرِّكُهٗ قَالَ لِيْ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ جِسْمُ الْإِنْسَانِ وَقَلْبُهٗ وَنَفْسُهٗ وَرُوْحُهٗ وَسَمْعُهٗ وَبَصَرُهٗ وَلِسَانُهٗ وَيَدُهٗ وَرِجْلُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ اَظْهَرْتُ لَهٗ بِنَفْسِيْ لِنَفْسِيْ

ترجمہ :اے پروردگار تو نے فرشتوں کو کس چیز سے پیدا کیا؟ فرمایا اے غوث اعظم میں نے فرشتوں کی تخلیق انسان کے نور سے کی اور انسان کو اپنے نور سے پیدا کیا۔اے غوث اعظم میں نے انسان کو اپنی سواری اور سارے اکوان (تمام کائنات) کو انسان کی سواری بنایا۔اے غوث اعظم اچھا طالب میں ہوں وراچھا مطلوب انسان ہے،اچھا سوار میں ہوں اور اچھی سواری انسان ہے۔

(اللہ نے فرمایا) اے غوث اعظم انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔اگر انسان جان لے کہ اس کا مرتبہ میرے نزدیک کیا ہے تو ہر ہر سانس میں کہے کہ آج کے دن ساری بادشاہت سوا میرے کسی اور کو سزاوار نہیں۔اے غوث اعظم انسان کوئی چیز نہ کھاتا، نہ پیتا، نہ کھڑا ہوتا، نہ بیٹھتا، نہ بولتا، نہ سنتا، نہ کوئی کام کرتا، نہ کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا، نہ اس سے بے رُخ ہوتا ہے مگر یہ کہ اس میں میں ہوتا ہوں، میں ہی اس کو ساکن رکھتا ہوں اور میں ہی اس کو حرکت میں لاتا ہوں۔اے غوث اعظم انسان کا جسم ،اس کا نفس، اس کا دل، اس کی روح، اس کے کان اور آنکھ، اس کی زبان اور اس کے ہاتھ پاؤں، ہر اک چیز کو میں نے ظاہر کیا ہے۔اپنی ذات سے اپنے لئے وہ نہیں ہے

لَاھُوَاِلَّا اَنَا وَلَا اَنَا غَیْرُہٗ وَقَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ اِذَا رَأَیْتَ الْمُحْتَرِقَ بِنَارِ الْفَقْرِ وَالْمُنْکَسِرَ بِکَثْرَۃِ الْفَاقَۃِ فَتَقَرَّبْ اِلَیْہِ فَاِنَّہٗ لَاحِجَابَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ لَاتَاکُلْ طَعَامًا وَلَا تَشْرُبْ شَرَابًا وَلَاتَنَمْ نَوْمَۃً اِلَّا عِنْدِیْ بِقَلْبٍ حَاضِرٍ وَ عَیْنٍ نَاظِرٍ قَالَ غَوْثُ الْاَعْظَمُ مَنْ مُنِعَ مِنْ سَفَرِالْبَاطِنِ اُبْتَلِیَ بِسَفَرِ الظَّاھِرِ وَلَمْ یَرُدُّہٗ مِنِّیْ اِلَّا بُعْدًا فِی السَّفَرِ الظَّاھِرِ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ الْاِتِّحَادُ حَالٌ لَّا یُعَبَّرُ بِلِسَانِ الْمَقَالِ فَمَنْ اٰمَنَ بِہٖ قَبْلَ وَجُوْدِ الْحَالِ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ اَرَادَ الْعِبَادَۃَ بَعْدَ الْوُصُوْلِ فَقَدْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مَنْ سَعِدَ بِالسَّعَادَۃِ الْاَزَلِ فَطُوْبٰی لَہٗ لَمْ یَکُنْ مَخْذُوْلًاوَمَنْ شَقِیَ بِشَقَاوَۃِ الْاَزَلِ فَوَیْلٌ لَّہٗ وَلَمْ یَکُنْ مَقْبُوْلًا بَعْدَ ذٰلِکَ قَطُّ

ترجمہ: مگر میں ہی ہوں اور میں اس سے غیر نہیں ہوں۔اے غوث اعظم جب تم کسی فقیر کو اس حال میں دیکھو کہ وہ فقر وفاقہ کی آگ میں جل گیا ہے اور فاقہ کے اثر سے شکستہ حال ہو گیا ہے تو اس کا تقرب ڈھونڈو کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔اے غوث اعظم تم کھانا نہ کھاؤ اور نہ کچھ پیو اور نہ نیند میں آرام کرو مگر یہ کہ میرے ہی پاس (کھاؤ، پیو اور سوؤ) اپنے حضورِ قلب اور چشم بینا سے۔اے غوث اعظم جو باطن میں میری طرف سفر سے محروم رہا میں اس کو ظاہری سفر میں مبتلا کرتا ہوں اور اس کو میری طرف سے اور کچھ نہیں (دیا جاتا) بجز اس کے کہ سفرِ ظاہری کے ذریعہ دوری (مفارقت) دی جائے۔غوث اعظم (محبوب سے) یگانگت کی کیفیت ایسی ہے کہ زبانی باتوں سے بیان نہیں کی جا سکتی۔پس جس نے امان لی اس کے ساتھ وجودِ حال سے پہلے تو پس اس نے کفر کیا اور جس نے ارادہ کیا عبادت کا وصول کے بعد اس نے شرک کیا اللہ کے ساتھ۔

اے غوث اعظم جو کوئی ازلی سعادت و نیکی سے نیک و مسعود بن گیا تو اس کے لئے طوبیٰ خوشی کا مقام ہے۔اس کے بعد وہ سبک نہیں ہوتا اور جو ازلی بدبختی و شقاوت سے برا شقی بن گیا اس کے لئے ویل جیسا دوزخ کا ذلیل مقام ہے اس کے بعد وہ بھی مقبول نہیں ہو سکتا۔

قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ جَعَلْتُ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةَ مَطِیَّةَ الْاِنْسَانِ فَمَنْ رَکِبَهُمَا بَلَغَ الْمَنْزِلَ قَبْلَ اَنْ یَّقْطَعَ الْمَسَافَ وَالْبَوَادِیْ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ لَوْ عَلِمَ الْاِنْسَانُ مَا کَانَ لَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ مَاتَمَنّٰی الْحَیٰوۃَ فِی الدُّنْیَا یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ کُلَّ لَمْحَةٍ وَلَحْظَةٍ یَارَبِّ اَمِتْنِیْ اَمِتْنِیْ قَالَ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ حُجَّةُ الْخَلَائِقِ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الصُّمُّ وَالْبُکْمُ وَالْعُمْیُ ثُمَّ التَّحَیُّرُ وَالْبُکَاءُ وَفِی الْقَبْرِ کَذٰلِکَ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ اَلْمَحَبَّةُ حِجَابٌ بَیْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ فَاِذَا فَنَی الْمُحِبُّ عَنِ الْمَحَبَّةِ وَصَلَ بِالْمَحْبُوْبِ قَالَ رَاَیْتُ الْاَرْوَاحَ کُلُّهَا یَتَرَبَّصُوْنَ فِیْ قَوَالِبِهِمْ بَعْدَ سَمَاعِ قَوْلِهٖ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ رَاَیْتُ الرَّبَّ تَعَالٰی قَالَ لِیْ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مَنْ سَأَلَنِیْ عَنِ الرُّؤْیَةِ بَعْدَ الْعِلْمِ فَهُوَ مَحْجُوْبٌ بِعِلْمِ الرُّؤْیَةِ فَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الرُّؤْیَةَ غَیْرُ الْعِلْمِ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ بِرُؤْیَةِ الرَّبِّ تَعَالٰی

ترجمہ: اے غوث اعظم میں نے فقر وفاقہ دو سواریاں انسان کے لئے بنائی ہیں جس نے ان پر سواری کی منزلِ مقصود پر پہنچ گیا قبل اس کے وہ منزلوں اور جنگلوں کو طے کرے۔ اے غوث اعظم اگر انسان کو معلوم ہوجائے جو کچھ موت کے بعد ہوتا ہے تو ہرگز دنیوی حیات کی آرزو نہ کرے اور خدائے تعالیٰ سے ہر ہر لمحہ ولحظہ کہے کہ اے رب مجھ کو مارڈال، مجھ کو مارڈال۔ اے غوث اعظم قیامت کے دن میرے نزدیک خلائق کی محبت بہرا، گونگا اور اندھا ہونا ہے پھر حسرت اور گریہ قبر میں بھی یہی ہوتا ہے۔ اے غوث اعظم محب اور محبوب کے درمیان محبت ایک پردہ ہے پس جب محب محبت سے فنا ہوجاتا ہے تو محبوب سے واصل ہوجاتا یا مل جاتا ہے۔ اے غوث اعظم میں نے تمام روحوں کو دیکھا کہ وہ اپنے قالبوں (جسموں) میں مضطرب ہیں میرے "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کہنے کے بعد سے روزِ قیامت تک۔ غوثِ اعظم نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اس نے مجھ سے کہا اے غوث اعظم جو کوئی علم کے بعد میری رویت کے متعلق پوچھے تو وہ علم رویت سے محجوب ہے اور جس نے بغیر علم کے رویت کے متعلق صرف گمان وقیاس کیا تو وہ رویت حق تعالیٰ کے بارے میں دھوکا کھا رہا ہے۔

قَالَ يَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ مَنْ رَانِیْ اِسْتَغْنٰی عَنِ السُّؤَالِ فِیْ كُلِّ حَالٍ وَمَنْ لَّمْ يَرَ فَلَا يَنْفَعُهُ السُّؤَالُ فَهُوَ مَحْجُوْبٌ بِالْمَقَابِلِ ثُمَّ قَالَ لِیْ يَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ لَيْسَ الْفَقِيْرُ عِنْدِیْ مَنْ لَيْسَ لَهٗ شَیْءٌ بَلِ الْفَقِيْرُ الَّذِیْ لَهٗ اَمْرٌ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ اِنْ قَالَ بِشَیْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ قَالَ لِیْ يَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ لَا اُلْفَةَ وَلَانِعْمَةَ فِی الْجِنَانِ بَعْدَ ظُهُوْرِیْ فِيْهَا وَلَا وَحْشَةَ وَلَاحُرْقَةَ فِی النَّارِ بَعْدَ خِطَابِیْ لِاَهْلِهَا قَالَ يَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ اَنَا اَكْرَمُ مِنْ كُلِّ كَرِيْمٍ وَاَنَا اَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيْمٍ قَالَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ فَقَالَ لِیْ قُلْ يَا رَبُّ الْغَوْثِ الْكَرِيْمِ الرَّحِيْمِ قَالَ يَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ نَمْ عِنْدِیْ لَاكَنَوْمِ الْعَوَامِ تَرَنِیْ فَقُلْتُ يَارَبِّ كَيْفَ اَنَامُ عِنْدَكَ قَالَ لِخُمُوْدِ الْجِسْمِ عَنِ اللَّذَّاتِ وَخُمُوْدِ النَّفْسِ عَنِ الشَّهْوَاتِ وَخُمُوْدِ الْقَلْبِ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَخُمُوْدِ الرُّوْحِ عَنِ الْحَظَاتِ وَفَنَاءِ ذَاتِكَ فِی الذَّاتِ

ترجمہ: اے غوث اعظم جس نے مجھے دیکھا وہ سوال کرنے سے بے نیاز ہو گیا اور جو مجھے نہیں دیکھتا سوال کرنے سے اس کا کوئی فائدہ نہیں وہ تو اپنے مقابل سے پردہ میں ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم میرے نزدیک وہ فقیر نہیں ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ جس کے پاس ہر شے کا امر ہو اور اگر وہ کسی چیز کو کہے ہو جا تو وہ ہو جائے۔ فرمایا اے غوث اعظم جنت میں میرے ظہور کے بعد الفت و نعمت نہیں رہے گی، اسی طرح دوزخ میں اس کے رہنے والوں سے میرے خطاب کے بعد وحشت و جلن دور ہو گی۔ فرمایا اے غوث اعظم میں ہر کریم سے بڑھ کر کریم ہوں اور میں ہر رحم کرنے والے سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں۔ فرمایا اے غوث اعظم میں نے کہا حاضر اے رب عرش عظیم پھر مجھ سے فرمایا کہو اے رب غوث کریم رحیم۔ فرمایا اے غوث اعظم تو میرے پاس سو جا، عوام کی نیند کی طرح نہیں تو تو مجھے دیکھے گا۔ میں نے عرض کی میں کیسے سو سکتا ہوں تیرے پاس؟ فرمایا جسم کا ذات سے مخمور ہونے اور نفس کا شہوتوں سے پاک ہو جانے اور دل کا خطرات سے خالی ہونے اور روح کا کیف سے سرشار ہونے اور ذات کا اس ذات پاک میں فنا ہونے سے۔

قَالَ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ قُلْ لِاَصْحَابِکَ وَاَحْبَابِکَ فَمَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ مُحَبَّتِیْ فَعَلَیْهِ بِاِخْتِیَارِ الْفَقْرِ ثُمَّ فَقْرِ الْفَقْرِ ثُمَّ الْفَقْرِ عَلَی الْفَقْرِ فَاِذَا ثُمَّ فَقَرُ تُمْ هُمْ فَلَاهُمْ اِلَّا اَنَا قَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ طُوْبٰی لَکَ اِنْ کُنْتَ رَؤُفًا عَلٰی بَرِیَّتِیْ ثُمَّ طُوْبٰی لَکَ اِنْ کُنْتُ لِبَرِیَّتِیْ عَفُوًّا وَقَالَ لِیْ یَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ جَعَلْتُ فِی النَّفْسِ طَرِیْقَ الزَّاهِدِیْنَ وَجَعَلْتُ فِی الْقَلْبِ طَرِیْقَ الْعَارِفِیْنَ وَجَعَلْتُ فِی الرُّوْحِ طَرِیْقَ الْوَاقِفِیْنَ وَجَعَلْتُ نَفْسِیْ مَحَلَّ الْاَسْرَارِ یَا غَوْثُ قُلْ لِاَصْحَابِکَ اِغْتَمِنُوْا دَعْوَةَ الْفُقَرَآءِ فَاِنَّهُمْ عِنْدِیْ وَ اَنَاعِنْدَهُمْ یَاغَوْثُ اَنَا مَاْوٰی کُلِّ شَیْءٍ وَمَسْکَنُهٗ وَمَنْظَرُهٗ وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ لَا تَنْظُرْ اِلَی الْجَنَّةَ وَمَافِیْهَا تَرَانِیْ بِلَاوَاسِطَةٍ وَلَا تَنْظُرْ اِلَی النَّارِ وَمَا فِیْهَا تَرَانِیْ بِلَا وَاسِطَةٍ قَالَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَشْغُوْلُوْنَ بِالْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ مَشْغُوْلُوْنَ بِیْ

ترجمہ: فرمایا اے غوث اعظم اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے کہہ دو کہ تم میں سے جو کوئی میری محبت چاہے تو اس پر لازم ہے کہ فقر کو اختیار کرے پھر فقر کا فقر اختیار کرے اور پھر اس فقر پر فقر کرے پھر جب وہ فقر پورا ہو جائے تو وہ نہیں رہتے بجز میرے۔ فرمایا اے غوث اعظم تیرے لئے طوبیٰ ہے اگر تو میری (مخلوق) پر شفقت کرے اور پھر تیرے لئے طوبیٰ ہے اگر تو میری (مخلوق) کو معاف کرے۔ فرمایا اے غوث اعظم میں نے نفس کے اندر زاہدوں کے لئے راستہ بنایا ہے اور دل کے اندر عارفین کے لئے راہ بنائی ہے اور روح کے اندر واقفین کے لئے راستہ بنایا ہے اور میں نے اپنے آپ کو رازوں کا مقام بنایا ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم اپنے دوستوں سے کہو کہ فقیروں کی دعا کو غنیمت جانو کیونکہ وہ میرے نزدیک ہیں اور میں ان کے نزدیک ہوں۔ اے غوث میں ہر چیز کا ماوی (جائے پناہ) ہوں، اس کے رہنے کی جگہ ہوں اور اس کا منظر ہوں اور ہر چیز میری طرف ہی پلٹنے والی ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم بلاواسطہ جنت کی جانب نہ دیکھو اور نہ اس کی طرف جو اس میں ہے اور نہ ہی دوزخ کی جانب اور نہ اس کی طرف جو اس میں ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم اہل جنت جنت سے مشغول ہیں اور اہلِ دوزخ مجھ سے مشغول ہیں۔

يَاغَوْثُ الْاَعْظَمُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَتَعَوَّذُوْنَ عَنِ النَّعِيْمِ كَاَهْلُ النَّارِ يَتَعَوَّذُوْنَ عَنِ الْجَحِيْمِ يَاغَوْثُ مَنْ شَغَلَ بِسِوَالِیْ كَانَ صَاحِبُهٗ نَارًايَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا غَوْثُ اَهْلُ الْقُرْبَةِ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَنِ الْقُرْبِ كَاَهْلِ الْبُعْدِ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَنِ الْبُعْدِ يَاغَوْثُ اِنَّ لِیْ عِبَادًا سِوَی الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَايَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِهِمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِوَلَا مَالِكٌ وَلَا رِضْوَانٌ وَمَا خَلَقْتُهُمْ لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِوَلَالِلثَّوَابِ وَلَالِلْعِقَابِ وَلَالِلْحُوْرِ وَلَا لِلْقُصُوْرِ وَلِلْغِلْمَانِ فَطُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهِمْ يَاغَوْثُ اَنْتَ مِنْهُمْ وَمِنْ عَلَامَا تِهِمْ فِی الدُّنْيَا اَنَّ اَجْسَامَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَنَفُوْسَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الشَّهْوَاتِ وَقُلُوْبَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَاَرْوَاحَهُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطِيَّاتِ وَهُمْ اَصْحَابُ اللِّقَآءِ الْمُحْتَرِقِيْنَ بِنُوْرِ اللِّقَاءِ

ترجمہ :فرمایااے غوث اعظم جنتی جنت سے پناہ مانگتے ہیں جس طرح دوزخی دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔اے غوث جومیرے سواکسی اور سے مشغول ہوگاوہ قیامت کے دن اپنے ساتھی کے ساتھ دوزخ میں ہوگا۔فرمایااے غوث اعظم اہل قرب قربت سے بھی فریاد کرتے ہیں جس طرح اہل بُعد (دوری والے) دوری سے فریاد کرتے ہیں۔اے غوث میرے بندے برابر ہیں سوائے انبیاء مرسلین کے، مطلع نہیں ہوتے ان کے احوال پر کوئی بھی دنیامیں اور نہ ہی اہلِ آخرت میں سے اور نہ ہی اہلِ جنت میں سے اور نہ ہی اہلِ جہنم میں سے اور نہ جہنم کا داروغہ" مالک" اور نہ ہی جنت کے رضوان اور پیدانہیں کیاان کو جنت کے لئے نہ دوزخ کے لئے اور نہ ثواب کے لئے اور نہ ہی حوروں کے لئے نہ ہی قصور کے لئے اور نہ ہی غلمان کے لئے تو رحمت ہے اس کے لئے جس نے امان لی ان چیزوں سے۔اے غوث تم ان ہی میں سے ہواوران کی علامات دنیامیں ایسی ہیں کہ ان کا جسم فناہوجائے قلتِ غذاسے اوران کے نفس شہوتوں سے پاک ہوچکے ہوں اوران کے دل خطرات سے پاک ہوچکے ہوں اورروحیں خطیات سے اوروہی اصحابِ لقاء ہیں،تلاش کرنے والے تھوڑے سے نور کے ساتھ اور جلنے والے لقاء کے نور میں۔

يَـاغَوْثُ اِذَا جَاءَ کَ الْعُطْشَانُ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ وَاَنْتَ صَاحِبُ الْمَاءِ الْبَـارِدِ وَلَیْسَ لَکَ حَاجَةٌ بِالْمَاءِ فَلَوْ کُنْتَ تَمْنَعُهٗ فَاَنْتَ اَبْخَلُ الْاَ بْخَلِیْنَ فَـکَیْفَ اَمْـنَعُهُمْ رَحْمَتِیْ وَاَنَا اَشْهَدْتُ عَلٰی نَفْسِیْ بِاَنِّیْ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَـا غَـوْثُ مَابَعُدَ اَحَدٌ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَمَا قُرْبَ اَحَدٌ مِنَ الطَّاعَاتِ یَا غَوْثُ لَـوْ قَرْبَ مِنِّیْ اَحَدٌ لَکَانَ اَهْلَ الْمَعَاصِیْ لِاَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْعِجزِ وَالنَّدَمِ یَا غَوْثُ الْـعِـجزُ مَنبَعُ الـنُّـوْرِ وَالْـعُجْبِ الظُّلْمَةُ یَاغَوْثُ اَهْلُ الْمَعَاصِیْ مَـحْـجُوْبُوْنَ بِالْمَعَاصِیْ وَاَهْلَ الطَّاعَاتِ مَحْجُوْبُوْنَ بِالطَّاعَاتِ وَرَاءَ هُمْ قَـوْمٌ اٰخِـرُوْنَ لَیْـسَ لَهُـمْ غَـمُّ الْمَعَاصِیْ وَلَا هُمُّ الطَّاعَاتِ یَا غَوْثُ بَشِّرِ الْـمُـذْنِـبِیْـنَ بِـالْـفَضْلِ وَالْکَرَمِ وَالْمُعْجِبِیْنَ بِالْعَدْلِ وَالنَّقَمِ یَا غَوْثُ اَهْلُ الـطَّـاعَاتِ یَذْکُرُوْنَ النَّعِیْمَ وَاَهْلُ الْعِصْیَانِ یَذْکُرُوْنَ الرَّحِیْمَ یَا غَوْثُ اَنَا قَرِیْبٌ فِی الْمَعَاصِیْ بَعْدَ مَا فَرَغَ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَاَنَا بَعِیْدٌ عَنِ الْمُطِیْعِ اِذَا فَرَغَ عَنِ الطَّاعَاتِ

ترجمہ :فرمایا اے غوث جب تمہارے پاس پیاسے لوگ آئیں ایسے دن کہ شدید گرمی ہواور تمہارے پاس ٹھنڈا پانی ہواور تم کو پانی کی ضرورت نہ ہوتو اگر تم نے (یہ پانی) دینے سے انکار کیا تو تم سب بخیلوں سے بڑھ کر بخیل ہوگے لہٰذا ان کو میں اپنی رحمت سے کس طرح باز رکھوں گا اور میں نے اپنی نسبت گواہی دی ہے کہ میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔فرمایا اے غوث کوئی شخص گناہ کی وجہ سے مجھ سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شخص طاعت کی وجہ سے مجھ سے قریب ہوتا ہے۔فرمایا اے غوث مجھ سے اگر کوئی قریب ہے تو وہ گنہگار ہے کیونکہ وہ عاجزی اور ندامت والا ہے۔فرمایا کہ اے غوث عاجزی انوار کا سرچشمہ ہے اور خود پسندی تاریکیوں کا۔فرمایا اے غوث گنہگاروں کو فضل اور مہربانی کی خوشخبری دو اور مغروروں کو انصاف اور بدلہ کی۔فرمایا اے غوث اہل طاعت جنت کا ذکر کرتے ہیں اور اہل گناہ رحمت والے کا ذکر کرتے ہیں۔اے غوث اعظم میں گنہگار کے قریب ہوں جبکہ وہ گناہ سے فارغ ہوتا ہے اور میں اطاعت گزار سے دور ہوں جبکہ وہ اطاعت سے فارغ ہوتا ہے۔

يَا غَوْثُ خَلَقْتُ الْعَوَامَ فَلَمْ يَطِيْقُوْا اَنْوَارًا قَالَ فَجَعَلْتُ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ حِجَابُ الظُّلْمَةِ خَلَقْتُ الْخَوَاصَ فَلَمْ يُطِيْقُوْا مُجَاوِرَتِىْ فَجَعَلْتُ الْاَنْوَارَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ حِجَابًا يَا غَوْثُ قُلْ لِاَصْحَابِکَ مَنْ اَرَادَمِنْكُمْ اَنْ يَّصِلَ اِلَیَّ فَعَلَيْهِ الْخُرُوْجِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ اَخْرُجْ مِنْ عُقْبَةِ الدُّنْيَا تَصِلُ اِلَى الْاٰخِرَةِ وَ اُخْرُجْ عَنْ عُقْبَةِ الْاٰخِرَةِ تَصِلُ اِلَیَّ يَا غَوْثُ اُخْرُجْ عَنِ الْاَجْسَامِ وَالنُّفُوْسِ ثُمَّ اُخْرُجْ عَنِ الْقُلُوْبِ وَالْاَرْوَاحِ ثُمَّ اَخْرُجْ عَنِ الْاَمْرِ وَالْحُكْمِ تَصِلُ اِلَیَّ فَقُلْتُ يَارَبِّ اَیُّ صَلٰوةٍ اَقْرَبُ اِلَيْکَ قَالَ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا سِوَائِیْ مِنَ النَّارِ وَالْجَنَّةِ وَصَاحِبُهَا غَائِبٌ عَنْهَا ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ صَوْمٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ قَالَ الصَّوْمُ الَّذِیْ لَيْسَ فِيْهِ سِوَائِیْ وَصَاحِبُهُ غَائِبٌ عَنْهُ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ عَمَلٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ الْعَمَلُ الَّذِیْ لَيْسَ فِيْهِ سِوَائِیْ وَصَاحِبُهُ غَآئِبٌ عَنْهُ

ترجمہ :اے غوث میں نے عوام کو پیدا کیا،وہ انوار رب (کو برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے میں نے ان کے اور اپنے درمیان اندھیرے کا پردہ قائم کر دیا۔ میں نے خواص کو پیدا کیا وہ میری قربت (برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے تھے اس لئے میں نے اپنے اور ان کے درمیان روشنیوں یا انوار کا پردہ قائم کر دیا۔ فرمایا اے غوث اعظم اپنے دوستوں سے کہہ دو کہ تم میں سے جوکوئی مجھ سے ملنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ میرے سوا ہر چیز سے نکل جائے ،دنیا کی گھاٹی سے نکل جائے تا کہ آخرت سے مل جاؤ اور آخرت کی گھاٹی سے نکل جائے تا کہ مجھ سے مل جائے۔ اے غوث اعظم جسموں سے جانوں سے نکلو، پھر دلوں سے اور ارواح سے باہر نکل آؤ اور حکم ہے بھی باہر نکل آؤ تا کہ مجھ سے مل لو۔ میں نے کہا اے رب کون سی نماز تجھ سے قریب تر ہے؟ جواب ارشاد فرمایا وہ نماز جس میں کوئی سوال نہ جہنم اور جنت کا اور لوگوں سے چھپ کر ہو۔ پھر میں نے پوچھا کون سا روزہ تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا وہ روزہ جس میں کوئی فساد نہ ہو اور وہ اس کے لوگوں سے پوشیدہ ہو۔ پھر میں نے کہا اے رب کون سا عمل تیرے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا وہ عمل جس میں کوئی فساد نہ ہو اور وہ لوگوں سے پوشیدہ ہو۔

ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ بُکَاءٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ قَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ قُلْتُ اَیُّ ضُحکٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ قَالَ ضِحْکُ الْبَاکِیْنَ قُلْتُ اَیُّ تَوْبَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ قَالَ تَوْبَةُ الْمَعْصُوْمِیْنَ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ عِصْمَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ قَالَ عِصْمَةُ التَّائِبِیْنَ قَالَ یَاغَوْثُ لَیْسَ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ عِنْدِیْ مَیْلٌ مَعَ الْعِلْمِ عِنْدَهٗ اِلَّابَعْدَ اِنْکَارٍ لِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ یَتْرُکِ الْعِلْمِ عِنْدَهٗ صَارَ شَیْطَانًاقَالَ الْغَوْثُ رَأَیْتُ الرَّبَّ تَعَالٰی فَسَأَلْتُ یَا رَبِّ مَا مَعْنَی الْعِشْقِ قَالَ یَا غَوْثُ عِشْقٌ لِّیْ وَقِ قَلْبُکَ عَنْ سِوَائِیْ یَا غَوْثُ اِذَا عَرَفْتَ ظَاهِرَالْعِشْقِ فَعَلَیْکَ بِالْفَنَاءِ عَنِ الْعِشْقِ لِاَنَّ الْعِشْقَ حِجَابٌ بَیْنَ الْعَاشِقِ وَالْمَعْشُوْقِ یَا غَوْثُ اِذَا عَرَفْتَ التَّوْبَةَ فَعَلَیْکَ بِاِخْرَاجِ هَمِّ الذَّنْبِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِاِخْرَاجِ خَطَرَاتِهٖ عَنِ الْقَلْبِ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ تَصِلُ اِلَیَّ وَاِلَّا فَاَنْتَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ

ترجمہ: پھر میں نے کہا تیرے پاس کون سا گریہ افضل ہے؟ فرمایا ہنسنے والوں کا رونا۔ پھر میں نے پوچھا اے میرے پروردگار تیرے نزدیک کون سی ہنسی بہتر ہے؟ فرمایا رونے والوں کی ہنسی۔ پھر میں نے پوچھا اے رب تیرے نزدیک کون سی توبہ افضل ہے؟ جواب دیا بے گناہ کی توبہ۔ پھر میں نے پوچھا کون سی بے گناہی تیرے نزدیک افضل ہے؟ فرمایا توبہ کرنے والوں کی بے گناہی۔ فرمایا اے غوث اعظم کسی صاحب علم کے لئے میلان نہیں ہوتا میرے پاس اس کے علم کے ساتھ سوائے اس کے کہ وہ انکار کردے اپنے اس علم کا جو اس کے پاس ہے اس لئے کہ اگر وہ اپنے اس علم کا انکار نہ کرے گا تو شیطان بن جائے گا۔ فرمایا غوث اعظم نے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور سوال کیا کہ اے رب عشق کے کیا معنی ہیں؟ جواب عطا فرمایا کہ میرے ساتھ رہ (زندگی گزار) اور اپنے دل کو میرے غیر سے بچا۔ اے غوث جب تم نے ظاہری عشق کو جان لیا تو تم پر لازم ہو گیا کہ بجائے عشق کے مجھ میں فنا ہو جاؤ کیونکہ عشق تو عاشق اور محبوب حقیقی کے مابین حجاب ہے۔ اے غوث جب تم نے توبہ کا ارادہ کرلیا تو تم پر لازم ہو گیا کہ نفس کے وسوسوں سے باہر نکل آؤ، پھر دل کے خطرات سے باہر نکل جاؤ یہاں تک کہ مجھ سے واصل ہو جاؤ ورنہ تم دل لگی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

يَا غَوْثُ اَنْ تَدْخُلْ حَرَمِیْ فَلَا تَلْتَفِتْ اِلَیَّ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَلَاالْجَبُرُوْتِ لِاَنَّ الْمُلْکَ شَيْطَانُ الْعَالِمِ وَالْمَلَكُوْتَ شَيْطَانُ الْعَارِفِ وَالْجَبُرُوْتَ شَيْطَانُ الْوَاقِفِ فَمَنْ رَضِیَ بِوَاحِدٍ مِنْهَا فَهُوَ عِنْدِیْ مِنَ الْمَطْرُوْدِيْنَ يَا غَوْثُ الْمُجَاهَدَةُ بَحْرٌمِنْ بَحْرِ الْمُشَاهَدَةِوَحِيْتَانُهُ اَلْوَاقِفُوْنَ فَمَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِیْ بَحْرِ الْمُشَاهَدَةِ فَعَلَيْهِ بِاِخْتِيَارِ الْمُجَاهَدَةِ لِاَنَّ الْمُجَاهَدَةَ بَذْرُالْمُشَاهَدَةِ يَا غَوْثُ مَنْ اِخْتِيَارَ الْمُجَاهَدَةَ كَمَالَا بُدَّ لَهُمْ مِنِّیْ قَالَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ اِنَّ اَحَبَّ الْعِبَادِ اِلَی اللّٰهِ الْعَبْدُ الَّذِیْ كَانَ لَهُ الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ مِنْهُمَا فَلَوْ مَاتَ الْوَلَدُ فَلَيْسَ لَهُ حُزْنٌ بِمَوْتِ الْوَ لَدِ وَلَوْمَاتَ لَهُ الْوَالِدُ فَلَيْسَ لَهُ هَمٌّ بِفَوْتِ الْوَالِدِ فَاِذَا بَلَغَ الْعَبْدُ بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ فَهُوَ عِنْدِیْ بِلَا وَلَدٍ وَلَا وَالِدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: اے غوث جب تم نے ارادہ کیا کہ میرے حرم میں داخل ہو جاؤ تو کوئی توجہ نہ کرو ملک کی طرف، نہ ملکوت کی جانب اور نہ جبروت کی طرف، کیونکہ عالم کا شیطان ملک ہے اور ملکوت شیطان ہے عارف کا اور جبروت شیطان ہے واقف کا۔ جس نے ان میں سے کسی سے رغبت ورضا کی تو وہ میرے نزدیک مردودوں میں سے ہے۔ اے غوث مجاہدہ، مشاہدہ کے سمندروں میں سے ایک سمندر ہے تمہیں چاہیے کہ مجاہدہ اختیار کرو کیونکہ بغیر مجاہدہ کے مشاہدہ ناممکن ہے، مجاہدہ مشاہدہ کا تخم ہے۔ اے غوث جو مجاہدہ اختیار کرے میرے ساتھ نہ کہ میرے غیر کے ساتھ اس کو میرا مشاہدہ یا دیدار ہو جاتا ہے، اس کو پسند کرے یا ناپسند۔ اے غوث اعظم طالبین کے لئے مجاہدہ ضروری اور ناگزیر ہے جس طرح کہ ان کے لئے میں ناگزیر اور ضروری ہو۔ فرمایا اے غوث اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبت والا وہ بندہ ہے جس کے والد ہوں اور اولاد ہو مگر وہ بندہ ان دونوں کی محبت سے (بے تعلق) فارغ ہو۔ پس اگر اس کا والد مر جائے تو اس کو والد کی موت کا غم نہ ہو اور اگر اس کی اولاد مر جائے تو اولاد کی موت کا اس کو غم نہ ہو۔ جب اس درجہ پر بندہ پہنچے تو وہ میرے پاس بلا والد اور بلا اولاد کے ہوگا جس کا کوئی قرابت دار نہیں۔

وَقَالَ يَاغَوْثُ مَنْ لَمْ فَنَاءَ الْوَلَدِ بِمُحَبَّتِيْ وَفَنَاءَ الْوَالِدِ بِمَوَدَّتِيْ لَمْ يَجِدْ لَذَّةَ الْوَاحِدَانِيَّةِ وَالْفَرْدَانِيَّةِ قَالَ يَا غَوْثُ إِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيَّ فِيْ مَحَلٍّ فَاخْتَرْ قَلْبًا حَزِيْنًا لِيْ فَارِغًا عَنْ سِوَائِيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ مَا عِلْمُ الْعِلْمِ قَالَ يَا غَوْثُ عِلْمُ الْعِلْمِ هُوَالْجَهْلُ عَنِ الْعِلْمِ قَالَ يَا غَوْثُ طُوْبٰى لِعَبْدٍ مَالَ قَلْبُهُ اِلَى الْمُجَاهَدَةِ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ مَالَا قَلْبُهُ اِلَى الشَّهْوَاتِ قَالَ رَأَيْتُ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمِعْرَاجِ قَالَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ الْمِعْرَاجُ هُوَ الْعُرُوْجُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَائِيْ فَكَمَالُ الْعُرُوْجِ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى قَالَ يَاغَوْثُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا مِعْرَاجَ لَهٗ عِنْدِيْ يَا غَوْثُ الْمَحْرُوْمُ عَنِ الصَّلٰوةِ هُوَ الْمَحْرُوْمُ عَنِ الْمِعْرَاجِ عِنْدِيْ۔

یہ رسالہ مولانا قادر بھیروی نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ غوثیہ عالیہ کتاب ارشاد الطالبین مصنفہ حضرت شاہ محمد رضا قادری بن شیخ فاضل سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ فقیر نے بخدمت مرشد خود شیخ محی الدین محمد منا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کیا کہ

ترجمہ: اے غوث جو شخص میری محبت میں والد کے فنا ہونے کا مزہ نہ چکھے اور میری مودت (خوشی) میں اولاد کی فنا کو محسوس نہ کرے تو اس کے لئے وحدانیت وفردانیت کی لذت نہیں ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم جب تم ارادہ کرو مجھے دیکھنے کا کسی محل یا مقام میں تو تم ایسا دل اختیار کرو جو دردمند ہو اور میرے غیر سے فارغ ہو۔ میں نے پوچھا اے رب علم کا علم کیا ہے؟ فرمایا کہ اے غوث اعظم علم کا علم اس علم سے ناواقف ہو جانا ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم اس بندہ کے لئے خوشی ہے جس کا دل مجاہدہ کی طرف جھک گیا اور اس بندہ کے لئے ویل ہے اور افسوس ہے جس کا دل شہوات کی طرف جھک گیا۔ میں نے رب تعالیٰ کو دیکھا تو معراج کے متعلق پوچھا مجھ سے فرمایا اے غوث معراج وہ تو عروج ہے ہر چیز سے میری جانب اور کمالِ معراج وہ ہے جس میں آنکھ نہ جھپکے، نہ غلط دیکھے اور فرمایا اے غوث اس کی نماز ہی نہیں ہوتی جس کی میرے پاس معراج نہ ہوتی ہو۔ اے غوث جو نماز سے محروم ہے وہ میری معراج سے محروم ہے۔

غوثیہ عالیہ کتب خانہ میں ہے فرمایا ہے۔ عرض کیا کہ از ملفوظات حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ کے ہے فرمایا ہے اور نقل کیا گیا ہے حضرت شیخ سیّد عبد الوہاب رضی اللہ عنہ ولد حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ سے کہ جو کوئی اس کلمہ وکلام کو جو مابین حق سبحانہٗ تعالیٰ و حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ کے ہوئی ہے باتجدید وضو خلوت میں پڑھے اور معنی اس کے لفظاً لفظاً دل میں جمائے تو بالضرور چہلم تک فتح الباب وکشاد مہمات سرانجام ہو لیکن اوّل طعام فقراء ومساکین کے واسطے مہیار کھے اور کھلائے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت غوث قدس سرہٗ کو فرمایا ہے کہ اپنے اصحاب کو کہو کہ دعوت فقراء کی غنیمت جانو کہ میں اُن کے پاس ہوں اور وہ میرے پاس ہیں۔ کھانا کھلا کر نیم شب یا اخیر شب میں پڑھنا شروع کرے جس قدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کشو وفتوح ظاہر اور باطن کا ہوئے گا۔[37]

انتباہ ﴾ اس رسالہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کو ہر نئے مضمون کے آغاز میں ''یا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ'' کے محبوب جملہ سے بار بار نوازا ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ ﴾ جب غوثِ اعظم کا خطاب اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرمایا ہے تو پھر منکر کا انکار کس شمار میں، لیکن مجھے اہلسنّت کے پیر پرست حضرات کا افسوس ہے کہ وہ اپنے مرشدوں اور پیروں کو غوثِ اعظم کے القاب سے یاد کرتے ہیں یہ ان کی زیادتی ہے اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے لقبِ خاص سے مذاق ہے اس سے ان کے مرشدِ حقیقی بھی راضی نہ ہوں گے بلکہ قیامت میں انہیں منہ نہ لگائیں گے۔

---

[37] نور ربانی فی مدح المحبوب السبحانی ،صفحہ ۶۰ تا ۶۷ ،دیپک راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور

لطیفہ

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ محکمۂ بطون کے جنرل ہیں ہمارے دینوی نظام میں جنرل کسی معمولی عہدیدار کو کہہ دیا جائے تو بولنے والا جیل جانے کا مستحق ہے یونہی غوثِ اعظم کا اعلیٰ عہدہ اپنے پیر مرشد کو دینا (جو سیّدنا جیلانی کے مقابلہ میں معمولی عہدہ رکھتا ہے) منجانب اللہ سرزنش ہوگی۔

ہائے بدقسمتی

مجھے تو ان سنّی بھائیوں پر تعجب ہے جو داڑھی مونڈے بے نماز پیروں کو غوثِ اعظم یا کم از کم غوثِ زمان، قطب کے القاب سے یاد کرتے ہیں بلکہ وہ مولوی (مقررین، واعظین) اپنے لئے ابھی سے جہنم ٹھکانہ بنا لیں جو جاہل پیروں اور بے عمل گدی نشینوں کو منبرِ رسول ﷺ پر بیٹھ کر انہیں غوث وقطب وغیرہ وغیرہ گردانتے ہیں، یہ سخت سے سخت عذاب کے مستحق ہیں ایک طرف جھوٹ بولتے ہیں دوسرے منبر رسول ﷺ کی توہین کرتے اور اس کی عظمت کو پامال کرتے ہیں۔

باب نمبر 2

لقب غوثِ اعظم کا عملی پروگرام

اللہ تعالیٰ نے حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوثِ اعظم کا لقب عنایت فرمایا ہے تو فریاد رسی اور تصرفات سے بھی بھرپور طور سے نوازا ہے خود سیّدنا حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ ملاحظہ ہوں

تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بهجة الاسرار صفحه ۲۲۸ مطبوعه مصر

أَنَا لِمُرِيْدِیْ حَافِظٌ مَا يَخَافُهُ وَأَحْرِ سُهُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّ فِتْنَةٍ ۳۸

میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں ہر اُس چیز سے جو اس کو خوف میں ڈالے اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے۔

تَوَسَّلْ بِنَافِیْ كُلِّ هَوْلٍ وَشِدَّةٍ أَغِيْثُكَ فِی الْأَشْيَاءِ طَرًا بِهِمَّتِیْ

مجھ سے توسل کرو ہر ہول (خوف، گھبراہٹ) اور سختی میں، میں اپنی ہمت سے جملہ اُمور میں تمہاری فریاد رسی کروں گا۔

مُرِيْدِیْ إِذَا مَاكَانَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا أَغِثْهُ إِذَا مَا صَارَ فِیْ أَیِّ بَلْدَةٍ ۳۹

میں اپنے مرید کی فریاد رسی کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں ہو مشرق میں یا مغرب میں۔

تتمہ فتوح الغیب بر حاشیہ بهجة الاسرار صفحہ ۲۲۵، ۲۳۱ مطبوعہ مصر

مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

میرے مرید! کسی دشمن سے نہ ڈر کہ بیشک میں مستقل عزم والا، سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

مُرِيْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِی ۴۰

---

۳۸ فتوح الغیب، قصائد للقطب رضی الله تعالیٰ عنه، الصفحة ۲۳۴، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابی الحلبی وأولاده بمصر

۳۹ فتوح الغیب، قصائد للقطب رضی الله تعالیٰ عنه، الصفحة ۲۳۷، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابی الحلبی وأولاده بمصر

۴۰ فتوح الغیب، قصائد للقطب رضی الله تعالیٰ عنه، الصفحة ۲۴۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابی الحلبی وأولاده بمصر

میرے مرید خوف نہ کر اللہ میرا رب ہے اس نے مجھے وہ رفعت
عطا کی ہے جس سے میں مقصود کو پہنچ گیا ہوں۔

مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا
لَأَحْمِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ [41]

اے میرے مرید! میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی۔

بہجۃ الاسرار میں ہے

وَلَوْ انْکَشَفَتْ عَوْرَۃُ مُرِیْدِیْ بِالْمَشْرِقِ وَاَنَا بِالْمَغْرِبِ لَسَتَرْتُھَا [42]

اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں۔

سچی عقیدت

سچی عقیدت اور صدق دلی سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ کو آزمایئے نقد سودا ہے اس میں ادھار کا تصور تک نہیں لیکن عقیدت ڈاماڈول اور عقیدہ گول مول ہو تو پھر مشکل ہے۔

---

[41] فتوح الغیب، قصائد للقطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الصفحۃ ۲۳۴، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ بمصر

[42] بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، الصفحۃ ۱۹۱، مؤسسۃ الشرف بلاھور

مزید دلائل ﷺ منصف مزاج کے لئے اتنا کافی ہے۔ضدی ہٹ دھرم کو ضخیم دفتر بھی ناکافی محض تبرک کے طور پر مزید دلائل بصورت کرامات عرض کر دوں تا کہ محبِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تازگی اور حاسد و مبغض کا دل جل کر راکھ ہو۔

محی الدین

جب آپ رضی اللہ عنہ نے دین کو زندہ کر کے اسے نئی جوانی بخشی تو پھر غوث اعظم آپ رضی اللہ عنہ نہ ہوں تو اور کون ہو۔اپنے بیگانے مانتے ہیں کہ حضور شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ' کو محی الدین کے پیارے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ۴۸۹ھ میں خلیفہ مستظہر باللہ عباسی کے عہد میں بغداد تشریف لائے اور تیئس سال کی مدت میں جو حضور ﷺ کی مکی و مدنی زمانہ تبلیغ کا عرصہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ظاہر و باطنی ہر طرح کی تکمیل فرما کر ''محی الدین'' کے لقب سے ملقب فرما کر مسند ارشاد عنایت فرمائی'' **بھجۃالاسرار** '' میں تحریر ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے مشہور خلائق لقب ''محی الدین'' کے متعلق یہ وضاحت فرمائی کہ ۵۱۱ھ میں ایک جمعہ کے روز میں سفر سے پابر ہنہ بغداد کی طرف واپس آرہا تھا کہ ایک نہایت ہی لاغر اور نحیف بیمار پر میرا گزر ہوا۔اُس نے کہا'' **السلام علیک یا عبدالقادر** ''میں نے سلام کا جواب دیا کہنے لگا مجھے اُٹھاؤ۔میں نے اُٹھا کر بٹھا دیا تو اچانک اس کا چہرہ بارونق اور جسم موٹا تازہ ہو گیا میں حیران ہوا تو کہنے لگا تعجب کی بات نہیں میں آپ رضی اللہ عنہ کے جد پاک ﷺ کا دین ہوں جو مردہ ہو رہا تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ محی الدین ہیں۔چنانچہ جب میں جامع

مسجد کی حدود میں داخل ہوا تو ایک شخص نے اپنا جوتا اُتار کر مجھے پہننے کو دیا اور ''یَاسَیِّدِیْ مُحْیَ الدِّیْنِ'' کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ نمازِ جمعہ تمام ہوئی تو لوگ دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور ''یا محی الدین، یا محی الدین'' پکارتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے حالانکہ اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس نام سے نہیں پکارا تھا۔ ۴۳

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: تاریخ کے اوراق گردانئے کہ جب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مسندِ رشد و ہدایت کو زینت بخشی اُس وقت عالمِ دنیا کے حالات کس طرح زبوں تھے اسلام کی کمپرسی کس حد کو پہونچ چکی تھی مسند رُشد و ہدایت (تصوف) کا حال زار کس طرح پامال تھا۔ تفصیل سے پتہ چلے گا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا احسانِ عظیم بھلایا نہ جائیگا۔

۞ شیخ علی سقا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ پیرو دستگیر غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ نے بدھ کے دن ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ھ کو قبرستان شونیزیہ کی زیارت کی، آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکثر فقہاء وفقراء تھے آپ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پاک پر دیر تک کھڑے رہے، سخت گرمی لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے تھے پھر آپ واپس ہوئے چہرہ انور پر خوشی کے آثار تھے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اوّل عمر میں میں شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ایک بار ۱۵ شعبان جمعہ کے دن میں حاضر ہوا۔ شیخ

---

۴۳ بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیٔ من عجائب أحوالہ مختصراً، الصفحۃ ۱۰۹، مؤسسۃ الشرف بلاھور باکستان

زبدۃ الاسرار وزبدۃ الآثار، وجہ تسمیۃ بمحی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الصفحۃ ۴۷، مطبع بکسلنگ بمبئی

رحمۃ اللہ علیہ اپنی جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز کو نکلے ہم نہر کے پل پر پہنچے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دھکا دیا، میں نہر میں گر پڑا۔ سخت سردی تھی مجھ پر صوف کا جبہ تھا، ہاتھ میں کتاب کے اجزا تھے میں نے ہاتھ اُونچا کرلیا تا کہ کتاب بھیگ نہ جائے وہ مجھے پانی میں چھوڑ کر چلے گئے۔ میں پانی سے نکلا، جبہ نچوڑا پھر اُن کے پیچھے ہولیا۔ مجھے سردی سے سخت تکلیف تھی پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید میرے پیچھے ہوئے کہ اسے ستائیں مخول کریں، آپ یعنی شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے جھڑکا، خبردار! تم میں سے کوئی بھی اس جیسا نہیں میں تو اسے تکلیف دے کر اس کا امتحان لیتا ہوں مگر میں نے اسے استقلال کا پہاڑ پایا جو جگہ سے نہیں ہلتا۔

آج جب میں ان کی قبر پر آیا ہوں دیکھا کہ قبر میں جوہری لباس سے آراستہ ہیں سر پر یاقوت کا تاج ہے ہاتھ میں سونے کے کنگن ہیں، پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہیں لیکن اُن کا دایاں ہاتھ کام نہیں دیتا۔ میں نے پوچھا تو فرمایا کہ اے دستگیر بیکساں یہ وہی ہاتھ ہے جس سے تجھے نہر میں دھکا دیا تھا کیا آپ رضی اللہ عنہ مجھے یہ قصور معاف کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بے شک، چنانچہ میں ان کے بارے میں دعا کرتا رہا اور پانچ ہزار اُولیاء آمین کہہ رہے تھے جو اپنی اپنی قبروں میں تھے اب ہاتھ درست ہو گیا ہے۔

جب یہ بات بغداد میں مشہور ہوگئی تو شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تحقیق کے لئے جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کا مطلب سمجھ کر فرمایا تم دو شیخ گواہ کے طور پر پسند کرلو جو تمہیں بتائیں تو اُنہوں نے شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو بغداد میں ان دنوں میں آئے ہوئے تھے اور شیخ ابو محمد الرحمٰن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو گواہ کے طور پر چُنا۔ یہ دونوں صاحب کشف میں

مشہور تھے، جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ آنے والے جمعہ تک آپ کو مہلت ہے کہ مذکورہ بزرگوں کی زبان سے اظہار ہو جائے کہ ٹھیک شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے ایسا واقعہ آپ سے ہوا۔ جناب دستگیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ تک کیوں ابھی اسی وقت تم پر ظاہر ہوتا ہے یہ کہہ کر سر جھکا لیا۔ معاً اُسی وقت خادم دوڑے آئے یا دستگیر شیخ یوسف آرہے ہیں کہ ایسے حال میں کہ پاؤں برہنہ جلد جلد چلے آرہے ہیں شیخ یوسف نے آکر کہا مجھ پر اس وقت اللہ تعالیٰ نے شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہر کیا۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے یوسف جلد جا، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پاس جو میرے مرید جمع ہیں انہیں کہہ دے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا بیان ٹھیک ہے ابھی شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پورا نہیں ہوا تھا کہ شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ آگئے اُنہوں نے بھی آکر ایسا ہی کہا تب تمام مریدوں نے معافی مانگی۔ [۴۴]

۞ شیخ بدیع الدین خلف شافعی نے کہا کہ مجھ کو میرے استاد نے بغداد میں بھیجا کہ ایک نسخہ مسندِ احمد رضی اللہ عنہ کا بغداد میں آیا۔ یہاں لوگ حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر بڑے شوق سے کرتے تھے میرے دل میں آیا کہ میں بھی ایسے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اپنے دل میں کچھ ٹھان لوں گا دیکھوں شیخ میرے دل کی بات جانتے ہیں یا نہیں میں نے یہ نیت کی آپ کی خدمت میں جاؤں، میں سلام کروں۔ آپ سلام کا جواب نہ دیں، مجھ سے منہ مبارک پھیرلیں پھر اپنے خادم سے کہیں کہ اس مرد کو اتنی کھجوریں اتنا شہد دے پھر اپنی ٹوپی مجھے پہنائیں، میں یہ خیال کر کے حاضر ہوا جناب

---

[۴۴] بهجة الاسرار و معدن الانوار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشي من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۷۰، مؤسسة الشرف بلاهور پاكستان

غوثیہ محراب میں بیٹھے تھے میری طرف بڑے غور سے دیکھا میں نے سلام کیا جواب نہ دیا مجھ سے منہ پھیرلیا، خادم کو فرمایا اس مرد کو اتنی کھجوریں، اتنا شہد لا دے۔ خدا کی قسم بالکل وہی الفاظ فرمائے جو میرے دل میں آئے تھے آپ رضی اللہ عنہ کا خادم یہ چیزیں لے آیا تو میری ٹوپی میں کھجوریں ڈال دیں اور مجھے اپنی ٹوپی پہنادی پھر میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے خلف! یہ سب کچھ تو نے ارادہ کیا تھا پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کیا، حدیث سُنی، یہ شیخ بدیع الدین اکابر محدثین سے ہیں پھر مصر میں آ رہے، یہیں فوت ہوئے، قاہرہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ [45]

۞ شیخ ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں علم پڑھا کرتا تھا۔ میں آپ رضی اللہ عنہ کا لوٹا اُٹھانے والا تھا میں رات کو اکثر جاگتا رہتا کہ کب آپ رضی اللہ عنہ کو پانی کی حاجت ہو۔ ایک رات آپ رضی اللہ عنہ اُٹھے گھر کے دروازہ سے نکلے میں نے لوٹا دیا۔ نہ لیا اور مدرسہ کو چلے مدرسہ کا دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے میں بھی پیچھے پیچھے چلا۔ میں دل میں کہتا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو میرا علم نہیں آپ چلتے چلتے شہر بغداد کے دروازہ تک پہنچے وہ دروازہ بھی کھل گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ باہر چلے دروازہ بند ہو گیا۔ تھوڑی دور چلے تھے کہ ہم ایک شہر میں پہنچے جس کو میں پہچان نہ سکا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک مکان میں داخل ہوئے وہاں چھ شخص تھے سب نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا۔ میں وہاں ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ مکان کے ایک جانب سے رونے کی آواز سُنی، تھوڑی دیر میں آواز بند گئی ایک مرد آیا۔ رونے کی آواز والے کمرہ

---

[45] بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشئ من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ١٣٦، مؤسسة الشرف بلاهور باكستان

میں چلا گیا پھر نکلا، کندھے پر ایک شخص کو اُٹھائے لایا ایک اور شخص داخل ہوا جس کی مونچھیں لمبی لمبی تھیں۔وہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا۔شیخ نے اُس کو کلمہ شہادت پڑھایا، موچھوں کے بال کترے، ٹوپی پہنائی، اس کا نام محمد رکھا اور پھران سب کو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ یہ شخص اُس مرحوم کی جگہ مقرر کیا جائے۔ان سب نے کہا بہت اچھا پھر جناب دستگیر رضی اللہ عنہ نکلے، سب وہیں چھوڑے میں پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیا۔تھوڑا چلے تھے دیکھا کہ ہم بغداد شریف کے دروازہ پر ہیں۔دروازہ کھلا، اندر آئے پھر مدرسہ میں آئے پھر گھر میں، جب صبح ہوئی۔میں اپنی عادت کے موافق حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھنے کے لئے بیٹھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی ہیبت سے کچھ پڑھ نہ سکا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پڑھ کچھ مضائقہ نہیں، میں نے عرض کیا اور رات والا سارا واقعہ بیان کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ شہر نہاوند تھا اور چھ آدمی عمدہ ابدال تھے۔فوت ہونے والا بھی ایک ابدال تھا، کندھے پر اُٹھانے والے حضرت خضر علیہ السلام تھے، باہر لے گئے کہ غسل کفن کریں۔مسلمان ہونے والا شخص قسطنطنیہ کا عیسائی تھا مجھے حکم دیا گیا کہ فوت ہونے والے ابدال کی جگہ اس عیسائی کو مسلمان کر کے بھرتی کروں اب تم یہ واقعہ میری زندگی تک کسی سے نہ کہنا۔[۴۶]

۞ شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک دفعہ حضرت سیّدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے بارش ہونے لگی، مجلس منتشر ہونے لگی، لوگ اُٹھنے لگے، آپ رضی اللہ عنہ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے گویا توجہ بدل گئی، حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں

---

۴۶ بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشئ من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۴۸، مؤسسة الشرف بلاهور باكستان

لوگوں کو جمع کرتا ہوں، تو متفرق کر دیتا ہے، بارش فوراً بند ہوگئی بارش مجلس وعظ سے باہر ہو رہی تھی، مجلس پر ایک قطرہ بھی نہیں پڑتا تھا۔[47]

۞ یہی راوی کہتے ہیں ایک دفعہ دجلہ میں سیلاب آیا۔ بغداد شہر غرق ہونے لگا۔ لوگ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوڑے فریاد کی، آپ رضی اللہ عنہ اپنا عصا لے کر نکلے، دریا کے کنارے آ کر عصا گاڑ دیا اور فرمایا، اے دریا یہاں تک رہ، آگے اجازت نہیں، اُسی وقت پانی اُتر گیا۔[48]

۞ شیخ ذیال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوئے، میرے دل میں خیال آیا حضور اپنے اس عصا سے کرامت دکھلائیں، آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف ہنس کر دیکھا اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا میں نے دیکھا کہ عصا کیا ہے ایک نورانی چراغ ہے جس سے آسمان تک چمک نکل رہی ہے ایک گھنٹہ تک یہ روشنی رہی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عصا کو پکڑ لیا اور مجھے فرمایا اے ذیال تو یہی چاہتا تھا۔[49]

۞ شیخ خضری حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تیرہ سال رہا بہت سی کرامات دیکھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

---

[47] بھجة الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۴۷، مؤسسة الشرف بلاهور باکستان

[48] بھجة الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۴۷، مؤسسة الشرف بلاهور باکستان

[49] بھجة الاسرار ومعدن الانوار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۵۰، مؤسسة الشرف بلاهور باکستان

ایسے بیمار بھی آتے جس کو سارے حکیم طبیب لاعلاج کہہ دیتے آپ رضی اللہ عنہ اُس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیتے فوراً تندرست ہوجاتے۔ایک دفعہ سلطان مستنجد باللہ کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جس کو مرضِ استسقاء تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت پیٹ لاغر ہوگیا اور مریض کھڑا ہوگیا۔[50]

۞ ایک دفعہ ابوالمعائی احمد بغدادی خدمت میں آیا عرض کیا میرے بیٹے کو بخار ہے ۱۵ مہینے ہوگئے بخار نہیں چھوڑتا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جا اپنے بیٹے کے کان میں جا کر کہہ دے۔اے اُم ملدم تم کو سیّد عبدالقادر کہتا ہے کہ اس بیٹے کو چھوڑ کر حلہ کی طرف چلا جا۔ابوالمعالی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا فوراً میرے بیٹے کا بخار اُتر گیا، وہ اُٹھ بیٹھا اور خبر ملی کہ حلہ محلّہ کے لوگوں میں بخار شروع ہوگیا ہے۔[51]

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

---

[50] بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشئ من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۵۳، مؤسسة الشرف بلاهور باكستان

[51] بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشئ من عجائب أحواله مختصراً، الصفحة ۱۵۳، مؤسسة الشرف بلاهور باكستان

نذرانۂ عقیدت

حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ

دولت سے نہ جاگیر سے روشن ہے تیرا نام
قرآن کی تفسیر سے روشن ہے تیرا نام
اترا جو تیری آنکھ میں طیبہ کی زمیں سے
اس خواب کی تعبیر سے روشن ہے تیرا نام
الفاظ و معانی سے زبان اور قلم سے
تقریر سے تحریر سے روشن ہے تیرا نام
اذہان کی تسخیر سے تابندہ تیرا ذکر
افکار کی تعمیر سے روشن ہے تیرا نام
دریا کی راوانی ہے تیری سادہ بیانی
اظہار کی تاثیر سے روشن ہے تیرا نام
عالم ہے معلم ہے محدث ہے مصنف
اوصاف ہمہ گیر سے روشن ہے تیرا نام
سرکار کی الفت سے ہے سرشار تو خامرؔ
اور عشق کی تنویر سے روشن ہے تیرا نام

(محمد ارشد خامر القادری)

عاشقِ غوثِ اعظم حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کا چیلنج

حضور فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''شیئاللہ کہنے کی علمی تحقیق'' میں تحریر اپنا ذاتی مشاہدہ تحریر فرماتے ہیں

فقیر اویسی غفرلہٗ کا اپنا مشاہدہ

فقیر کے بہاولپور حاضر ہونے سے پہلے دیوبندیوں کا راج تھا اور اتنا پر اثر کہ کوئی افسر بہاولپور میں ان کی مرضی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مثال مشہور تھی کہ کوئی گاڑی ایسی نہیں جو بہاولپور میں نہ ٹھہرے اور کوئی افسر نہیں جو دیوبندیوں کی مرضی کے بغیر یہاں رہ سکے۔ فقیر نے بہاولپور میں قدم رکھتے ہی دیوبندیوں کے مذہبی جھونپڑوں پر انگارے برسانے شروع کر دیئے۔ انہوں نے اپنے طور پر ہر طرح کے حربے استعمال کر کے فقیر کو ہراساں کیا لیکن میرے منہ سے ہر وقت یہ ورد جاری رہا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

میرے مرید! کسی دشمن سے نہ ڈر کہ بیشک میں مستقل عزم والا، سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں۔

اسی لئے ان کا ہر حربہ ناکام رہا۔ ایک تنگِ زمانہ چودھری شریف وہابی تھا۔ اسے بہاولپور کے دیوبندی سر غنے ملے اور فقیر کی کتابیں جو وہابیوں کے خلاف تھیں پیش کیں۔ طیش میں آ کر اس نے کہا کہ میں کمشنری تو چھوڑ سکتا ہوں لیکن اویسی کو نہ چھوڑوں گا، چنانچہ اپنے ذاتی اختیارات کے استعمال کے علاوہ سات آٹھ مختلف جرائم کے ایسے مقدمات کرائے جن کی ضمانت تک نہ ہو، فقیر کو معلوم ہوا کہ کمشنر ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔ فقیر نے جمعہ کی تقریر میں اعلان کیا کہ کمشنر وہابی ہے اور فقیر اویسی غفرلہٗ، حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ کمشنر اپنی پوری طاقت صَرف کر لے میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھنی ہے تو فقیر اُویسی سے پنجہ آزمائی کر لے۔ چنانچہ بہاولپور کے لوگ شاہد ہیں کہ کمشنر مذکور بہاولپور سے کیسی ذلت وخواری سے نکلا اور فقیر نے عوام اہل اسلام کو دکھایا کہ وظیفہ ''مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ الخ'' حق ہے۔